Regd No P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
غیر ممالک ۰۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۱۰ | ۶ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۱۹ شوال ۱۳۸۰ھ ۶ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۴

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اپریل (بوقت دس بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل شام بے چینی کی تکلیف ہوگئی رات نیند بھی اچھی طرح نہیں آئی اس وقت بھی طبیعت بے چین ہے"۔

احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۴ اپریل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

میں جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے

اور

موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت:- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائدادوں کو اس کی راہ میں پیش کریں تاکہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو۔ اس تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیانِ سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے اور موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں۔ اگر وصیت کرنے والا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہوجائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہوسکتا ہے اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہوسکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی اصحاب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۲۶-۳-۶۱

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی اہم اور عظیم الشان کام ہماری جماعت کے سپرد کیا ہے

اس کام کو پوری طرح سرانجام دینے کیلئے بہت بڑی جدوجہد اور غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت ہے

اپنے آپکو صحیح راہ پر چلانیکی کوشش کرو اور ہمیشہ محاسبہ کرتے رہو کہ تمہارا نفس تمہیں دھوکہ تو نہیں دے رہا؟

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ماتحت ہماری جماعت کے سپرد

ایک اہم کام

کیا ہے اور اس کام کو پورے طور پر بجا لانا ہمارے فرائض میں سے ہے اگر ہم ان فرائض کو صحیح طور پر پورا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات کے مستحق ہوں گے اور اگر صحیح طور پر پورا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کی سزا کے مستحق ہوں گے

. . . .

لیکن چونکہ انسانی عقل کمزور ہے اور اسی طرح اس کا ذہن بھی کمزور ہے اس لئے وہ کئی دفعہ تو اپنے طور پر یہ خیال کر لیتا ہے کہ وہ جو کام کر رہا ہے وہ اس معیار کے مطابق ہے جس کے مطابق اس سے خواہش کی گئی ہے اور کبھی وہ اپنی معذرت کے مختلف دلائل مہیا کر لیتا ہے اور پھر نفس کو تسلی دے لیتا ہے کہ جن حالات میں یہ باتیں کسی انسان پر واجب ہوتی ہیں۔ وہ حالات میرے نہیں اور یہ دونوں باتیں اس طرز پر ظاہر ہوتی ہیں کہ ان سے بچنے کی طاقت کو وہ کھو بیٹھتا ہے۔ غیر شخص کے دھوکہ کو پہچاننا مشکل نہیں۔ لیکن اپنے

نفس کے دھوکے

کو پہچاننا بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ جب دشمن کوئی بات کہتا ہے تو انسان اس سے بچنے اور اس کو بے اثر ثابت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو کہتا ہے کہ ہوشیار ہو جا۔ دشمن جو کچھ کہے گا تیرے فائدہ کے خلاف کہے گا۔ اور تیری ترقی کے راستے میں روڑے اٹکائے گا اسی صورت میں وہ پورے غور اور تدبر کے ساتھ دشمن کے حملہ کو ناکام بنا دیتا ہے۔ لیکن جب اس کا اپنا نفس ہی اس سے دھوکہ کرنے لگ جاتے تو اس پر جرح اور تنقید کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ انسانی نفس ہر بات خیر خواہ بن کر کہتا ہے دنیا میں جتنی ٹھوکریں بیویوں کو اپنے خاوندوں سے۔ خاوندوں کو اپنی بیویوں سے اولاد کو اپنے ماں باپ سے اور ماں باپ کو اپنی اولاد سے اور بہن بھائیوں کو ایک دوسرے سے لگتی ہیں۔ وہ سب اسی نفس کی وجہ سے لگتی ہیں۔

یہی وجہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ بیویاں اور اولاد انسان کے لئے فتنہ ہیں اور شیطان نے بھی جب حضرت آدم علیہ السلام کو ورغلانا چاہا تو اس نے یہی طریق اختیار کیا اور ان سے کہا میں تمہارا ناصح اور خیر خواہ ہوں اگر شیطان حضرت آدم علیہ السلام کے پاس دشمن بن کر آتا تو وہ کبھی فریب میں نہ آتے۔ لیکن وہ دوست بن کر آیا اور دوست بن کر اس نے آپ کو دھوکہ دیا۔ غرض دوست بن کر بہت سے فریب دیئے جاتے ہیں۔ اور نفس سے زیادہ اور دوست کون ہوگا۔ اور نفس ہی دشمنی کرنے لگ جائے تو انسان اس پر جرح کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ صلحاء اور صوفیاء نے کہا ہے کہ سب سے بڑا دشمن تیرا اپنا نفس ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ کسی کا نفس دیدہ و دانستہ اسے تباہی کے گڑھے میں لے جانا چاہتا ہے کسی ذلیل سے ذلیل شخص کا نفس بھی دیدہ و دانستہ اسے تباہی کے گڑھے میں نہیں گرانا چاہتا۔

نفس کی سب سے بڑی دشمنی یہ ہے

کہ وہ انسان کے ظاہری فائدہ کے لئے ایسی دلیلیں دیتا ہے کہ وہ اگر دشمن کے منہ سے سنی جائیں تو انسان انہیں فوراً رد کر دے۔ لیکن نفس کی پیش کردہ دلیلوں کو انسان رد نہیں کر سکتا۔ پس اس کے یہ معنے نہیں کہ کسی کا نفس یہ چاہتا ہے کہ وہ دوزخ میں جا پڑے اور وہ ذلیل ہو جائے۔ نفس کی سب سے بڑی دشمنی کے یہ معنے ہیں کہ وہ انسان کو جتنے زیادہ نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ لیکن وہ نقصان پہنچا دیتا ہے اور اس میں اور دوسری قسم کی دشمنی میں فرق ہے دشمن نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن نفس نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اور وہ نقصان پہنچا دیتا ہے۔

پس ان حالات میں ہمیں

اس بات کی ضرورت ہے،

کہ ہم قدم بقدم سوچ کر چلیں۔ اور اپنے دماغ کو اس بات کا عادی بنائیں۔ کہ وہ صحیح کو صحیح اور اسے پرکھنے کی قابلیت پیدا کرے۔ آخر یہ کام پہلوں نے کئے ہیں پھر ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مشکل ضرور ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ کام کئے تھے۔ اور ان کے بعد صلحاء نے یہ کام کئے۔ پس یہ کام مشکل تو ضرور ہے۔ لیکن ناممکن نہیں اور جب ناممکن نہیں اور ہم سے پہلے کئی لوگ یہ کام کر چکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس رستہ پر چلیں اور کامیابی نہ دیکھیں۔

فرق صرف اتنا ہے

کہ ہمیں اس بات کی مشق کرنی چاہیئے کہ ہم نفس کے دھوکہ کو سمجھنے کی کوشش کریں بے شک دشمن کے دھوکہ کو سمجھنے کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر انسان اس کے لئے پہلے سے تیار ہوتا ہے۔ نفس کے دھوکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اسباب کا عزم کریں۔ کہ نفس کے دھوکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ اور اپنے آپ کو صحیح راستے پر چلنے کی عادت ڈالیں گے۔ احادیث میں آتا ہے

حاسبوا قبل ان تحاسبوا

تم اپنے نفس کا محاسبہ کرو پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ بعض کے نزدیک یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ لیکن ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے نزدیک اس میں

ایک نہایت ہی لطیف بات

بیان کی گئی ہے اور وہ یہ کہ تم اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ پیشتر اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ جو شخص پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرے گا۔ وہ عین وقت پر شرمندہ نہیں ہوگا۔ ایک شخص جب گھر سے سفر کے لئے نکلتا ہے اور چلنے سے پیشتر وہ اپنے سامان کو دیکھ لیتا ہے وہ منزل مقصود پر پہنچ کر پریشان نہیں ہوتا لیکن جو شخص سفر سے نکل پڑتا ہے اور مناسب سامان اپنے ساتھ نہیں لیتا وہ منزل مقصود پر پہنچ کر شرمندہ اور ذلیل ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ مرنے کے بعد اسے کس کس چیز کی ضرورت ہے اور وہ مرنے سے قبل ان سب چیزوں کو مہیا کر لے تو وہ مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے سامنے شرمندہ اور ذلیل نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص محاسبہ نہ کرے اور اس کا کوئی نقصان ہو۔ تو وہ اسے پورا کرنے کے لئے دنیا میں واپس نہیں آ سکے گا۔ جب ایک دفعہ کشتی ڈوب گئی تو پھر وہ کشتی اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتی۔ کیونکہ اس کا کنارہ اگلا جہان ہے جہاں سے مرنے کے بعد کوئی شخص واپس نہیں آیا کرتا۔ پس اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہمیں بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی نفس کی صفائی کی بھی ضرورت ہے، توکل کی بھی ضرورت ہے۔ طہارت کی بھی ضرورت ہے۔ تقوےٰ و پرہیزگاری کی بھی ضرورت ہے۔

دن پر دن گذرتے جاتے ہیں۔ سال پر سال گزر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک وقت لوگ کہیں گے کہ سو سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تھے لیکن ہمارا کام بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔ ہماری منزل کا ابھی کوئی نشان بھی نہیں ملتا۔ اس لئے ہمیں بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنی زندگی میں اس بنیاد کو قائم کر لیں جس پر آئندہ اسلام اور قرآن کریم کی عمارت کھڑی کی جائیگی۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں اس بنیاد کو قائم کر لیں تو یہ ہماری سب سے بڑی سعادت ہوگی۔ اور اگر ہم اس بنیاد کو قائم نہ کر سکے تو یہ ہماری سب سے بڑی ناکامی ہوگی۔ (الفضل ۲۹ ۳/ ۶۱)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

ربوہ ۲۴ر مارچ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۶۱ء کو ساڑھے چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت شروع ہوئی۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی علالت اور ناسازیٔ طبع کے باعث شوریٰ کا افتتاح کے لئے بنفسِ نفیس تشریف نہیں لا سکتے تھے اس لئے حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے ہاتھ ایک مختصر لیکن روح پرور افتتاحی پیغام ارسال فرما کر ہدایت فرمائی کہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی شوریٰ کی کارروائی شروع کرائیں۔

چنانچہ جب ساڑھے چار بجے سہ پہر کے قریب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی ہال میں تشریف لائے تو حاضرین مجلس نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا آپ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو محترم ماسٹر نذیر اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی علالت کی وجہ سے اس دفعہ تشریف نہیں لا سکتے ہیں اس لئے حضور نے مجھے مجلس مشاورت کی کارروائی شروع کرانے کی ہدایت فرمائی ہے یہ امر میرے لئے اور جماعت کے لئے بڑے صدمہ کا موجب ہے کیونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضور شوریٰ میں خود تشریف نہیں لا سکے ہیں۔ بہرحال حضور نے اس موقعہ کے لئے جو افتتاحی پیغام لکھا ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں آپ اسے غور سے سنیں اور جملہ مشوروں میں حضور کی ان قیمتی ہدایات کو مدنظر رکھیں اس کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نہایت پُر شوکت آواز اور پُر درد و پُر سوز لہجے میں حضور کا روح پرور افتتاحی پیغام پڑھا۔ جسے جملہ نمائندگان نے ہمہ تن گوش ہو کر گہری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا (حضور کے پیغام کا مکمل متن اسی شمارہ کے صفحہ … پر درج ہے)

حضور کا پیغام سنانے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام سنانے کے بعد اور مجلس کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے میں احباب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وجہ سے کہ حضور بوجہ علالت اس مجلس مشاورت میں تشریف نہیں لا سکے نمائندگان کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ بڑی سوچ سمجھ کے ساتھ پاک نیت سے تمام امور ایجنڈا پر دل سے غور کریں اور خالصۃً جماعتی مفاد کے ماتحت اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے رائے دیں اگر بعد میں حضور کسی فیصلہ میں تبدیلی مناسب خیال فرمائیں تو اسے شرح صدر سے قبول کریں نیز دوست اس موقع پر حضرت صاحب کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کیونکہ یہ غالباً پہلا موقعہ ہے کہ حضور مجلس مشاورت میں شریک نہیں ہو رہے اور حضور کے لئے دعا میں درد و سوز کی کیفیت پیدا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی زمانہ سے لے کر اس وقت تک ان غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں کو یاد کیا جائے جو حضور کے زمانہ میں جماعت کو حاصل ہوتی رہی ہیں۔"

اس پُر درد اور ایمان افروز خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۲ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

دعا سے فارغ ہونے پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ایک سب کمیٹی نظارت علیا سے متعلق تجاویز پر غور کرے گی۔ دوسری سب کمیٹی

۔ بجٹ صدر انجمن احمدیہ بابت ۱۹۶۱-۶۲ء!

نیز اور وصیت بہشتی مقبرہ سے متعلق تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرے گی اور تیسری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید سال ۱۹۶۱-۶۲ء اور وکالت تعلیم تحریک جدید کی تجاویز کے متعلق سفارشات کرے گی اب دوست ان سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کریں گے۔ لیکن دوستوں کو چاہیئے کہ نام پیش کرتے وقت اس قرآنی اصول کو مدنظر رکھیں کہ انہیں لوگوں کے نام پیش کئے جائیں جو متعلقہ امور کے بارے میں مشورہ دینے کے اہل ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا (نساء آیت ۵۹) نیز دوست اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ جو نام پیش کئے جائیں وہ مختلف علاقوں کے ہوں۔ پس دوست اب ان دونوں اصولوں کو مدنظر رکھ کر سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کریں۔

چنانچہ نمائندگان نے علی الترتیب تینوں سب کمیٹیوں کیلئے ممبروں کے نام تجویز کئے۔ مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی ۲۲۹ جماعت ہائے احمدیہ کے ۴۴۳ نمائندگان نے شرکت کی۔ مزید جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی آمد کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا۔

مورخہ ۲۴ر تا ۲۶ر مارچ شوریٰ کے کل چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مجلس شوریٰ نے سب کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں تربیتی و تنظیمی امور سے متعلق بعض اہم تجاویز کے متعلق مشورے پیش کرنے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کے حق میں اپنی متفقہ رائے کا اظہار کیا۔ تینوں روز نمائندگان متعدد تربیتی، تعلیمی، تنظیمی اور مالی امور سے متعلق ایک دوسرے کے مشوروں سے مستفید ہونے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زریں ہدایات اور روح پرور و ایمان افروز ارشادات سے بھی مستفید ہوئے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے شوریٰ کے جملہ اجلاسوں میں اہم امور اور تجاویز پر بحث کے دوران متعدد بار نمائندگان سے خطاب فرمایا اور نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا جو جملہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم و ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ شوریٰ کے جملہ فیصلہ جات بغرض منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوں گے اور حضور کی منظوری کے بعد ہی نافذ العمل قرار پائیں گے۔

۲۶ر مارچ کو شوریٰ کے اختتام پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت جس کا افتتاح مورخہ ۲۴ر مارچ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور پیغام اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا تھا۔ ۲۶ر مارچ کو اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوگئی

ادائیگی حصہ جائداد وصیت

کی

ایک قابلِ تقلید مثال

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظام نو کی بنیاد نظام وصیت کے ذریعہ رکھی اور اس نظام کی اہمیت کے متعلق ایک رسالہ الوصیۃ تحریر فرمایا۔ آپ کے بعد خلفاء کرام بھی اس نظام کی وسعت کے لئے متواتر سعی و تحریک فرماتے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ایک تازہ پیغام اسی ہفتہ میں ہمارے نام دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔ کہ جس میں جملہ احباب جماعت کو جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئے شامل ہونے کی ہدایت فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے آمین۔

نظام وصیت میں شامل ہو کر اسلام کے جملہ اوامر پر عامل اور جملہ نواہی سے اجتناب کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہنے کی سعی ہر احمدی کو کرنی چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی موصیان جہاں اپنی وصیت کے مطابق حصہ آمد ادا کرتے رہیں وہاں اس امر کا انتظام کرنا بھی زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ کہ اپنی جائداد کا حصہ یا اس کی قیمت اپنی زندگی میں ہی اپنے ہاتھوں سے ادا کر دیں۔ اگر جماعت کے مخلصین اپنی زندگیوں میں حصہ جائداد کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں تو اس طرح نہ صرف موصیان اپنی زندگی میں اس اہم ذمہ داری کو ادا کر کے خدا تعالیٰ سے زیادہ ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں بلکہ آمد میں اضافہ ہو کر مرکز سلسلہ کی مالی مشکلات کا بھی ازالہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ نظارت ہذا کی تحریک پر محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے اپنی وصیت کے حساب میں حصہ جائداد کے طور پر مبلغ بیس ہزار روپے کی رقم بھجوائی ہے۔ جزاہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے کاروبار میں برکت دے کر مزید ایسی خدمت دینیہ کی توفیق دے اور دیگر موصیان کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت کے نمائندگان کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

"ہمیں ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کا پیغام پہنچانا ہے"

ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم ۲۵ لاکھ تک پہونچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے

ربوہ ۔ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعۃ المبارک ۱/۲ ۴ بجے سہ پہر جماعت احمدیہ کی ۴۲ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح تعلیم الاسلام کالج ہال میں عمل میں آیا۔ علالت اور کمزوری کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشاورت کے افتتاح کے لئے خود تشریف نہیں لا سکے۔ تاہم حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ نمائندگان شوریٰ کے نام ایک روح پرور افتتاحی پیغام ارسال فرمایا اور حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شوریٰ کی کارروائی جاری فرمانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے حضرت میاں صاحب نے حضور کا یہ افتتاحی پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضور کے اس روح پرور افتتاحی پیغام کا متن درج ذیل ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

برادران ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں جوان تھا جب میں نے مجلس مشاورت کی بنیاد رکھی اور اب میں بیمار اور کمزور ہوں جس کی وجہ سے نہ تو میں مجلس شوریٰ میں زیادہ دیر بیٹھ سکتا ہوں اور نہ ہی اس کارروائی میں اس طرح حصہ لے سکتا ہوں جس طرح پہلے لیا کرتا تھا بلکہ اس مجلس مشاورت میں تو شرکت سے ہی معذور ہوں لیکن اس لئے کہ میں دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح کر دوں باوجود بیماری اور کمزوری کے عزیزم مرزا بشیر احمد کے ہاتھ یہ مختصر سا افتتاحی پیغام بھجوا رہا ہوں اور دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مشورے وہی بابرکت ہوتے ہیں جو صحت نیت اور اخلاص کے ساتھ جماعتی مفاد کی غرض سے دیئے جائیں اور جن میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی بہبودی کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ اگر آپ لوگ اپنے مشوروں میں اس روح کو قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں ہمیشہ برکت رکھے گا اور آپ کے مشوروں کے اچھے نتائج پیدا کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں نے بھی کسی وقت یہ دیکھنا شروع کر دیا کہ زید یا بکر کی کیا رائے ہے اور یہ نہ دیکھا کہ سلسلہ کا مفاد کس امر میں ہے تو آپ کے کاموں میں برکت نہیں رہے گی۔ اور آپ کے مشورے محض رسمی بنکر رہ جائیں گے اور خدائی نصرت کو کھو بیٹھیں گے۔ پس آپ لوگوں پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہے۔ آپ لوگ جب مشورے دینے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو درحقیقت آپ ایک ایسے راستہ پر قدم مارتے ہیں جو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز اور بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔ پس آپ لوگ بڑی احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ مشورہ دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہیں کہ وہ حق آپ کی زبان پر جاری کرے اور آپ کو ایسے فیصلوں پر پہونچنے کی توفیق بخشے جو حسنہ کیلئے مفید اور اس کی دینی اور روحانی اور تنظیمی اور مالی حالت کو بہتر بنانیوالے ہوں۔

مجھے افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ متواتر کئی سال سے مَیں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے سپرد جو عظیم الشان کام کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے ۲۵ لاکھ ہی نہیں بلکہ ۲۵ کروڑ کا بجٹ بھی ہماری تبلیغی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے۔ اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے! اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے لیکن بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے ۔

جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل اُن نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں منو جماعتی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ سابقہ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں ۔

اِن مختصر کلمات کے ساتھ میں بیالیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں اخلاص اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے اور صحیح فیصلوں تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۲۰/۳/۶۱

اسلام میں توحیدِ کامل کا نظریہ

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان بموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۱ء

(آخری قسط) ــــ (۳) ــــ سلسلہ کیلئے دیکھو بدر ۹ مارچ ۱۹۶۱ء

یہ وہ منفرد نظریہ توحید الٰہی کا کامل تعلیم جس طرح اسلام نے پیش کی ہے اور شرک کے باریک در باریک پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے ان سے بچنے کی جس رنگ میں تلقین قرآن کریم نے کی ہے اس کا مختصر خاکہ میں آپ احباب کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ اس محدود وقت میں اس وسیع و جامع مضمون کے تمام گوشے اجاگر کرنے ممکن نہیں۔ آخر میں میں شرک کی ناپسندیدگی کی چند وجوہات بیان کرتا ہوں۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گویا وہ آسمان سے نیچے گر پڑا۔ پس اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پرندے یا اُسے اڑا کر تند ہوا نے کسی دور کے مکان میں جا پھینکا۔ اس آیت میں شرک کے باطل عقیدہ کو دو ہستیوں پر سخت حملہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک خدا کی ہستی پر دوسرے انسان کی ہستی پر جو اشرف المخلوقات ہے۔ اگر غور کیا جائے تو آسمان و زمین کی تمام اشیاء براہِ راست یا بالواسطہ انسان کی مختلف النوع خدمات کیلئے پیدا کی گئی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ یعنی جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ انسان کی خدمت بجالانے کے لئے مسخر کیا گیا ہے گویا انسان تمام مخلوقات کا جس میں فرشتے بھی شامل ہیں مخدوم بنایا گیا ہے۔

پس اگر انسان اپنے اس بلند مقام کے باوجود دوسری مخلوقات کو جو اس کی خادم ہیں اپنا معبود قرار دیتا ہے تو یقیناً وہ اپنے بلند مقام سے پستی کی طرف گرتا ہے اور پھر جب وہ اپنی خادم اشیاء کو جو اس سے بھی فروتر ہیں اپنے خالق و مالک کے برابر قرار دیتا ہے تو گویا وہ اس شرک سے خدا تعالےٰ کی بھی ہتک کرتا ہے اور آسمانِ روحانیت سے گرنے کے نتیجہ میں اس پر روحانی موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ روحانی طور پر لاشۂ بے جان کی طرح ہو جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ پرندوں کا شکار کرے اور ان کو اپنی تقویت کے لئے استعمال میں لائے وہ پرندے اس مردار کو نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔ اور وہ ہوا و ہوس اور نفسانی خواہشات کے تند سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ وہ سیلاب اس کو روحانی مقام سے دور بہا کر لے جاتا ہے۔

اسی طرح جب کوئی مشرک انسان خالقِ ارض و سماء کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے کسی چیز کو بھی خدا بنا لیتا ہے تو وہ اس چیز سے جو اس کی خدمت کے لئے خلق کی گئی ہے بجائے خدمت لینے کے اور اس کے نفع رساں پہلوؤں کی تحقیق کرنے کے اس کو مخدوم بنا لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرک اقوام صحیح تحقیق سے عام طور پر محروم ہو جاتی ہیں اور ان میں اوہام پرستی کی طرف زیادہ میلان پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلمان جب صحیح رنگ میں توحید کے قائل اور عامل تھے تو حقائق الاشیاء اور سائنٹفک ریسرچ میں انہوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے بھی مسلمانوں کو "Father of Modern Science" لکھا ہے۔ یہ توحید کی ہی برکت تھی کہ مسلمانوں نے ہر مخلوق چیز سے فائدہ اٹھانے کے لئے علمی رنگ کا فیصلہ میں بہت بلند مقام حاصل کیا۔ اور موجودہ سائنٹفک ترقیات بہت حد تک ان کے پہلی انکشافات کی رہین منت ہیں۔

(۲) شرک کا عقیدہ رکھنے سے پست ہمتی بھی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ مشرک انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ معبود اور خداؤں کو خوش کر لیا کرے۔ اس سے آگے جا کر وہ کیا کرے گا اور اس کے لئے ایسا ممکن بھی کس طرح ہوگا۔ اس طریق سے مشرک انسان اس برکت اور روحانی ترقی سے محروم ہو جاتا ہے جو خدا کی خاص عبادت کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے سے ملتی ہے۔

(۳) جو امور لوگ خدا کے علاوہ دوسرے معبودوں میں تسلیم کرتے ہیں اگر وہ فی الواقع خدا کے سوا دوسرے معبودوں میں پائے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان پردے حائل کئے حالانکہ تمام انسان خدا کے قرب اور وصال کے لئے پیدا ہوئے ہیں شرک کرنا گویا محبت اور قرب الٰہی میں کمی پیدا کرتا ہے۔

(۴) شرک سے جھوٹ، جہالت اور بزدلی پیدا ہوتی ہے اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بندوں میں ایسے گناہ اور کمزوریاں پیدا ہوں۔ شرک سے جھوٹ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جو طاقتیں خدا نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیں وہ کسی اور شخص یا چیز میں تسلیم کی جاتی ہیں۔ جہالت اس لئے کہ جن چیزوں کو خدا نے انسان کے فائدہ اور خدمت کے لئے بنایا ہے وہ اپنا افسر اور حاکم سمجھ کر ان سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہو جاتا ہے۔ بزدلی اس وجہ سے کہ جن معبودوں سے اُسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں اور جن سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا وہ اُن سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے۔

میرے محترم سامعین! اپنی تقریر کے آخر میں اس مقدس انسان کے چند کلمات آپ کو سناتا ہوں جو اسی بستی (قادیان) میں پیدا ہوا اور جس نے خدائے واحد کے صحیح مقام کو آریہ ورت کی زمین میں پیش کیا اور اس کو اپنے عملی نمونہ سے ظاہر کیا۔ اور جس نے اپنے مطاع اور پیشوا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توحید کامل کی تعلیم کو حاصل کر کے اس کو ہمارے وسیع ملک میں پھیلانے کے لئے اپنی جماعت کو جو احمدیہ جماعت کہلاتی ہے اس ملک میں قائم کیا۔ آپ اپنی مشہور کتاب "کشتی نوح" میں اپنے ماننے والوں کو ان الفاظ میں نصیحت فرماتے ہیں:۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و صفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔"

(باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر)

شیخ الازہر مصر سے ایک ملاقات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی

وفاتِ مسیح کا فتوےٰ مصر میں سرکاری طور پر شائع کر دیا گیا

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

ملاقات

نومبر ۱۹۶۰ء کے پہلے ہفتہ میں عاجز کو قاہرہ (مصر) میں چند ایام قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس عرصہ قیام میں کئی معززین سے خاکسار نے ملاقاتیں کیں۔ مختلف اساتذہ، مشاہیر، ایڈیٹران جرائد اور بعض دیگر احباب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ ازہر یونیورسٹی کے رئیس اعلیٰ سے بھی ملاقات کر سکوں چنانچہ مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۶۰ء بوقت ۱۰ بجے صبح وقت مقررہ کے مطابق ازہر سکرٹریٹ میں جامع ازہر کے شیخ الاستاذ محمود شلتوت سے ملاقات ہوئی جو نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے انتہائی خندہ پیشانی سے مجھے مرحبا کہا۔ مختلف امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا دوران ملاقات عاجز نے ان سے عرض کی کہ جن حالات میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے متعلق باقاعدہ تحقیق کر کے فتوےٰ دیا ہے وہ واقعی آپ کی شجاعت اور انتہائی جرأت کا ثبوت ہے فرمانے لگے

من الواجب للعالم

ان یکون امیناً فی رسالته

یعنی عالم کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں امانتدار ہو اس فقرہ پر استاذ موصوف نے خصوصی زور دیا۔ ان کے سکرٹری کمرہ میں داخل ہوئے انہوں نے اپنے سکرٹری کو مندرجہ ذیل تین اہم اور ضخیم کتب لانے کے لئے کہا۔

(۱) توجیہات الاسلام (۲) الاسلام عقیدة وشریعة (۳) الفتاوی

استاذ شلتوت کے کہنے پر سکرٹری نے ہر کتاب پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی۔ اور استاذ شلتوت نے یہ کتب اپنے دستخطوں سے مزین کر کے مجھے عطا فرمائیں۔

هدیة ادبیة علمیة

الی اخی فی الله

السید نور احمد منیر من علماء الپاکستان من عظماء الاحمدیات

من محمود شلتوت ۳ نوفمبر

۱۹۶۰

محمود شلتوت

(۲)

نصِ فتویٰ

مندرجہ بالا کتب استاذ شلتوت کا شاہکار اور علمی سرمایہ حیات ہیں۔ آخر الذکر کتاب الفتاوی نہایت ہی اہم کتاب ہے جس کے ٹائیٹل پیج پر جلی حروف سے یہ سرخی دی گئی ہے:۔

"دراسة لمشكلات المسلم المعاصر فی حياته اليومية والعامة"

یعنی عصر حاضر کے مسلمان کے لئے روزانہ اور عمومی زندگی میں پیش آمدہ مشکلات کے متعلق وسیع تحقیقات

کتاب مذکور ان اہم فتاوے اور اختلافی مسائل و شبہات پر مشتمل ہے جو استاذ شلتوت نے مختلف اوقات میں باقاعدہ تحقیق و تدقیق سے رقم فرمائے اور سائلین اور مستفسرین کو بھیجے۔ یہ کتاب باقاعدہ سرکاری طور پر ازہر یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۱۹۵۹ء میں منظرِ عام پر آئی ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر محمد بہی جنرل ڈائریکٹر ثقافت اسلامیہ برائے ازہر یونیورسٹی نے تحریر کرتے ہوئے کتاب مذکور کو قاموس المشاکل یعنی علمی مشکلات کے حل کی ڈکشنری کا نام دیا ہے۔

کتاب مذکور کے صفحہ ۵۲ پر "رفع عیسیٰ" کے عنوان سے آپ نے وفات مسیح کا فتوےٰ قرآن کریم احادیث نبویہ اور اجماع کی روشنی میں تحریر کیا ہے اور بطور استشہاد کے استاذ محمد عبدہ مرحوم مفتی مصر اور شیخ مصطفےٰ مراغی الاستاذ الاکبر و شیخ الازہر کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جناب شیخ رشید رضا نے تحریر کیا ہے کہ حیات مسیح کے عقیدہ کی اشاعت دراصل عیسائیوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

"وانما هی عقیدة اکثر النصاری وقد حاولوا فی کل زمان منذ ظهور الاسلام بثها فی المسلمین"

یعنی حیات مسیح کا عقیدہ اکثر نصاریٰ کا ہے جو ظہورِ اسلام سے ہی عیسائی بیت اس عقیدہ کی اشاعت مسلمانوں میں کرتے رہے ہیں (الفتاوی ص۵۲)

استاذ شلتوت نے اس سلسلہ میں اپنے فتویٰ کا خلاصہ ان الفاظ میں اختتام پر تحریر کیا ہے

"(۱) انه لیس فی القرآن الکریم ولا فی السنة المطهرة مستند یصلح لتکوین عقیدة یطمئن الیها القلب بان عیسیٰ رفع بجسده الی السماء وانه حیّ الی الآن فیها

(۲) ان کل ما تفید الآیات الواردة فی هذا الشان هو وعد الله عیسیٰ بانه متوفیه اجله ورافعه الیه وعاصمه من الذین کفروا وان هذا الوعد قد تحقق فلم یقتله اعداؤه ولم یصلبوه ولکن وفاه الله اجله ورفعه الیه" (الفتاوی ص۵۸)

ترجمہ (۱) قرآن کریم اور سنت مطہرہ میں ہرگز کوئی ایسی سند نہیں ہے جس سے یہ عقیدہ قرار دیا جا سکتا ہو اور دل بھی مطمئن ہو جاتا ہو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور یہ کہ وہ اب تک زندہ ہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ان کو وفات دیگا۔ اور ان کا رفع کرے گا اور ان کو کافروں کے شر سے بچائے گا۔ یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے دشمن نہ انہیں قتل کر سکے۔ اور نہ ہی صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے ان کی مدت حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دی اور ان کا اپنی طرف رفع فرمایا۔"

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدی

مندرجہ بالا فتوےٰ ۱۹۴۲ء میں قاہرہ کے ایک ہفتہ وار رسالہ میں شائع ہوا تھا۔ جس پر بہت شور و شغب ہوا تھا۔ اس فتویٰ کے متعلق مخالفین نے یہاں تک تحریر کیا کہ

"بلاشبہ یہ فتوےٰ مصیبت عظیمہ اور اہم واقعہ ہے"

مگر استاذ شلتوت نے اس کا جواب یہ دیا

"انا ابدیت رأیی ولا یعنینی ان اوافق القادیانیة او غیرهم"

"یعنی میں نے تو اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ مجھے قادیانی جماعت یا کسی اور کی تائید و موافقت سے غرض نہیں ہو سکتی۔"

اب اس فتوے کو بڑے اہتمام سے سرکاری طور پر شائع کر دیا گیا ہے۔ اس فتوے کے تحریر کرنے کے بعد علامہ شلتوت نے "مناقشہ" کے عنوان سے ان تمام اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ جو اس فتوے کے سلسلہ میں کئے گئے ہیں۔ آپ نے حامیانِ حیاتِ مسیح کے متعلق یہاں تک لکھا ہے کہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

مشرقی افریقہ میں اسلام کا روشن مستقبل

احمدی مبلغین کی ٹھوس اسلامی خدمات اور بے توفیق علماء کا غلط پراپیگنڈا

(از مکرم مولوی حکیم محمد ابراہیم صاحب فاضل ایڈیٹر دی ایسٹ آف اسلام کمپالہ و مبلغ مشرقی افریقہ)

—(۲)—

دیگر مفید اسلامی لٹریچر

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کے علاوہ

(۱) صرف نماز کی کتاب باترجمہ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی ہے جس میں عربی متن کے علاوہ نومسلمین اور مبتدیوں کے لئے رومن لفظوں میں نماز لکھی گئی ہے تاکہ نماز جلد زبانی یاد ہو سکے اور کوئی بھی نومسلم نماز کے بغیر نہ رہ سکے۔ سواحیلی ترجمۃ القرآن اور نماز کی اصل کاپیاں ہمارے پاس یہاں موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

(۲) اسی طرح نبی کریم صلعم کی زندگی اور سوانح پر بھی دو کتب لکھی گئی ہیں۔ جو ہزاروں کی تعداد میں سواحیلی میں شائع ہوئی ہیں۔ اور باقاعدہ فروخت ہوتی ہیں اور بہت مقبول ہیں۔

(۳) چہل حدیث مع عربی متن اور ترجمہ کے ہزاروں کی تعداد میں شائع کی گئی اور تعلیمی نہج میں فروخت ہوئی۔

(۴) روزہ کی کتاب (۵) حج کی کتاب ہر دو مفصل مضامین کے ساتھ شائع کی گئیں اور فروخت ہوئیں (۶) عیسائیوں کی طرف سے اسلام پر یہ اعتراض کہ اسلام غلامی سکھاتا رہا ہے کا جواب الگ کتاب کے ذریعہ "اسلام اور غلامی" حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی کتاب کا ترجمہ ہزارہا کتب کی صورت میں شائع کیا گیا جو کہ بہت مقبول ہوا۔

(۷) اسباق الاسلام کے نام سے الگ سوال و جواب کے رنگ میں الگ کتاب شائع کی گئی جو کہ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوئی۔

(۸) اسی طرح عیسائیت کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے روشناس کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا ترجمہ بھی سواحیلی زبان میں کئی مرتبہ شائع کیا گیا جس کی وجہ سے عیسائی لوگ اسلام کے مقابل پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اکثر کتابوں کے Title Page پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عربی متن کے ساتھ مع ترجمہ کے دیا گیا ہے۔

برزی صاحب کی بزم کا حال

اب برزی صاحب کی اپنی بزم کی کوششیں بھی دیکھیں کہ متعدد مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ مولانا عبداللہ شاہ صاحب خطیب و امام مسجد نیروبی کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ متعدد مرتبہ چندہ جمع ہوا۔ پریس خرید لے گئے۔ ملازم رکھے گئے۔ سواحیلی قرآن مجید کے ترجمہ کے ٹائیٹل پیج کے طور پر تقسیم کئے گئے۔ غالباً ۱۹۵۵ء میں مولانا عبداللہ شاہ کی وفات پر مولانا عبدالعلیم صدیقی القادری نقشبندی اور معلوم نہیں اور کیا کچھ۔ جب نیروبی آئے تو کسی کو بھی نعش کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہ دی گئی۔ کیونکہ مولانا عبداللہ شاہ کی انتہائی خواہش تھی کہ سواحیلی ترجمہ شائع ہو۔ مولوی عبدالعلیم نے تمام مجلس میں کہا کہ جب تک تمام لوگ قرآن کریم کے ترجمہ سواحیلی کی اشاعت کا وعدہ نہ کریں نعش نہ اٹھائی جائے گی۔ چنانچہ تمام حاضرین نے دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر وعدے کئے تب جا کر نعش کو اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ اور کافی وعدے سے بلکہ بقدر لزوم بھی اکٹھی ہو گئیں۔ لیکن اس کے دس سال بعد مولوی عبدالعلیم صدیقی بھی سدھار گئے۔ ابھی تک برزی صاحب کی بزم کا پتہ نہیں کہ وہ کہاں بھر رہی ہے مولوی عبدالعلیم اور عبداللہ شاہ کی طرح اور بھی کئی دعوے دار گزرے ہوئے لیکن ہنوز روز اول۔ کہ برزی صاحب چلا رہے ہیں اور پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ

"پاکستانا چہ باید کرد"

ہائے افسوس کہ آنکھوں والوں کے لئے بصارت کہاں سے لائی جائے جبکہ آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہو۔ قرآن کریم کا ترجمہ تو در کنار کوئی ایک پمفلٹ ہی اسلام کی تائید میں شائع کرنے کی جرأت کی ہو۔ خواہ انگریزی میں یا مشرقی افریقہ کی کسی دوسری زبان میں نمونۃً چند کاپیاں ہمارے ہیڈ کوارٹر نیروبی یا دارالسلام بھجوا دیں۔ پھر وہ کسی بھی مشن یا ہاؤس میں بھجوا کر مشکور فرما دیں جس کے متعلق ہمیں علم ہے کہ "برزی چہ باید کرد" اگر کچھ بھی زندگی میں قدم رکھنا ہو تو میدان میں آویں۔ صرف ایک مجوزہ آرٹیکل شائع کرا دینے سے اسلام کی فضیلت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ خسر الدنیا والآخرۃ

براعظم افریقہ میں سکولوں کا اجراء

باقی رہا سکولوں کا اجراء سو اس کے متعلق عرض ہے کہ نہ صرف مشرقی افریقہ بلکہ مغربی افریقہ میں بھی ہمارے سکول کامیابی سے چل رہے ہیں کہیں کالج ہے کہیں سکول ہیں جنہیں گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ بھی باقاعدہ ملتی ہے۔ کہیں تربیتی درسگاہیں ہیں۔ جن میں قرآن کریم احادیث اور دیگر اسلامی اصولوں پر تعلیم دی جاتی ہے۔ دارالسلام میں افریقن مشنری ٹریننگ کلاس ہے جہاں افریقن مشنریوں کو ٹرینڈ کیا جاتا ہے۔ ٹانگانیکا میں جہاں بھی پبلک سکول میسر نہیں ہمارے مبلغین اور افریقن معلمین افریقن طلباء کو دینی تعلیم دیتے ہیں جہاں سکول میسر ہوں وہاں سکولوں کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ لنڈی ٹبورا میں مرگارا میں ہمارے معلمین تربیتی کلاسوں کے ذریعہ تعلیم دیتے ہیں۔ اسی طرح یوگنڈا میں نیچی سابجہ قاملہ اور دیگر متعدد جگہوں پر سکولوں کے علاوہ تربیتی کلاسیں بھی ہیں۔ اور یہ تمام کام احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے جس کے پاس کافی سرمایہ بھی نہیں کیا یہ برزی صاحب جیسے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں۔ جو کہ صرف جھوٹ بولتے اور جماعت کے خلاف بغیر سوچے سمجھے ایسی باتیں لکھ رہے ہیں جو ان کی عاقبت کو خراب کرنے والی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی اسلام کے متعلق وسیع تبلیغ اور اشاعت کے متعلق عیسائی کے نمائندے تو برملا احمدیت کی نمایاں کامیابی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور کئی عیسائی پادری اور سکول ٹیچر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

احمدیت کی کامیابی عیسائیوں کی نگاہ میں

احمدیت کی ترقی کے بارے میں سینکڑوں نوٹ عیسائی کتب و اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں جن میں چند ایک بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) یوگنڈا میں مسٹر Rev. J. K Russell جو کہ بشپ آف اپر نائل Bishop of upper نائل ۱۹۵۵ء میں لنڈن گئے اور وہاں ایک کانفرنس کے اندر تقریر میں انہوں نے کہا:-

"An other disturbing in Uganda was The Resurgence of Islam The old idea That Islam Was a Dying Force has been Proved utterly incorrect"

یہ Statement مشرقی افریقہ کے ایک مشہور اخبار East Africa and Rhodesia میں بابت ۱۹۵۵ء شائع ہوئی تھی۔ اور اس مضمون کے آخر پر بشپ صاحب نے جماعت احمدیہ کے مبلغین کا وضاحت ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ بڑی بڑی مساجد نئے ڈیزائن کے مشن ہاؤس اور قرآن کریم کے تراجم اور اشتہارات افریقی زبانوں میں شائع کر رہے ہیں۔ اور عیسائیت کو شکست دے رہے ہیں اور اسلام ان کے ذریعہ دوبارہ زندہ ہو رہا ہے۔ اصل اخبار ہمارے پاس موجود ہے۔

(۲) اسی طرح ٹانگانیکا کے پادری Rev. Lyndon P. Harris M. A. Ph. D. of U.M.C.A. جنہوں نے ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں بطور مشنری کام کیا ہے اپنی کتاب "Islam in East Africa" کے صفحہ ۶۲ اور ۶۳ پر احمدی مبلغین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

" They are more able defenders of Their Faith Than any of Their Contemporaries There are no more active propagandists in the muslim world to day, it is significant

That of all the
Indian Muslim
Sects this is
the only one to
establish itself
among tribal
African muslim"
(۳) مسٹر Mr. J. E. Gold
جو کہ یونیورسٹی کالج آف Thorhe
university
کے College of Makere
ہو شیالوجی کے پروفیسر ہیں نے ایک
ضخیم کتاب "An out lines
of East Africa"
Society کے نام سے شائع کی
ہے۔ جو کہ مذکورہ بالا کالج میں K.B.A
کورس میں داخل ہے ان کے صفحہ ۲۰۲ اور
۲۰۳ پر لکھتے ہیں:-
"in the last ten
or fifteen years
the unorthodose
Ahmadiyya Qadian
sect whose heme
is in Pakistan
has trained and
sent out active
and learned
young missionaries
and there are none
perhaps a dozen
in all East Africa
where they are
supported largely
by local Ahmadiyya
community.....
which includes wealthy and
influential
members and
exerts an influence
for beyond its
size."
(۴) اسی طرح مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۵۸ء کو
نیروبی کے اخبار ایسٹ افریقن اسٹینڈرڈ
جو کہ کینیا کا ڈیلی انگریزی اخبار ہے
لنڈن کے اخبارات میں شائع شدہ
ایک مضمون کے حوالے سے لکھتا ہے۔ احمدیہ
مشن کا حوالہ دیتے ہوئے مندرجہ ذیل
ہیڈنگ دیتا ہے "Faning
the flame of
Islam"
"in East Africa
it maintains
several news
papers and has
translated the
Quran into
Swahili with
first printing of
10,000 .... Ahmadiyya
Missionaries are
gaining converts
steadily, in fact
the sect which
started Tanga
nyika appears
to be spreading
in most parts
of E. Africa its
missio... wries sent
over fro..
Pakistan are
mostly men of
impressive
intellect and
force of chara-
-ctor"
اس کے مقابل پر بزمی صاحب کی اپنی
بزم کا حال پاکستان کے ایک اخبار
کی زبانی سنیئے جن کے لئے وہ دماغ پر
خدا جانے کیا کیا ہوائی قلعے تعمیر کر رہے
ہوں گے اور ہوائی جہازوں کے رستے
تک پیش کئے جا رہے ہوں گے۔
اخبار امروز ۱۳ر فروری ۱۹۶۱ء رقمطراز
ہے:-
"سیالکوٹ کا مولوی ایک شادی
شدہ عورت کو اغوا کرنے کے
الزام میں گرفتار۔
عورت کو لے کر مذہب کی تبلیغ
کے لئے مشرقی افریقہ جانے
کا ارادہ تھا۔
(امروز کے نامہ نگار سے)
کراچی پولیس نے ہنگامی امدادی مرکز
نے سیالکوٹ کے ایک مولوی اعجاز حسین
کو شادی شدہ حسین عورت کو اغوا کرنے
کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بتایا
جاتا ہے کہ مولوی صاحب سیالکوٹ
سے اس نیت سے روانہ ہوئے تھے کہ
یہاں سے مشرقی افریقہ جائیں گے۔
جہاں مذہب کی تبلیغ کریں گے جب
وہ اپنے گھر سے چلنے لگے تو علاقہ کی ایک
عورت کو جبریہ طور پر اغوا کر لائے انہیں
سیالکوٹ کی عدالت سے جاری کردہ
وارنٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔
پولیس نے عورت کو برآمد کر لیا ہے۔ اسے
سیالکوٹ بھیجا جا رہا ہے۔ مولوی
اعجاز حسین کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے"
فَاعْتَبِرُوا... کیا اب بھی بزمی

وفات مسیح کا فتوے

(بقیہ صفحہ ۱۰)

"یہ عقلی جمود ہے اور غیرت
دینی کا تازیانہ دعویٰ ہے"۔
یہ کتاب "الفتاوی" خاکسار کے
پاس موجود ہے اور پھر استاذ
شلتوت کے اپنے دستخطوں سے
ہے۔ کہا جاتا تھا کہ اس امر کا کیا ثبوت
ہے کہ یہ فتوے وفاتِ مسیح شیخ الازہر
کا ہے؟ مگر اب باقاعدہ اس کتاب
کی صورت میں اس کا ثبوت موجود ہے
یہ ہے حضرت احمد النقاد بانی سیدنا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم
الشان کامیابی! آپ نے بڑی تحدی
سے تحریر فرمایا تھا کہ:-
"یاد رکھو! کہ کوئی آسمان
سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے
سب مخالف جو اب زندہ
موجود ہیں وہ تمام مریں
گے اور کوئی ان میں سے
عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے
اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور
پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے
گی وہ بھی مرے گی اور ان
میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ
بن مریم کو آسمان سے اُترتے
نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد
کی اولاد مرے گی اور وہ بھی
مریم کے بیٹے کو آسمان
سے اُترتے نہیں دیکھے گی
تب خدا ان کے دلوں
میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ
صلیب کے غلبہ کا بھی گذر
گیا۔ اور دنیا دوسرے
رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا
عیسیٰ اب تک آسمان سے
نہ اُترا تب دانشمند یک...

صاحب امعب کی تبلیغ۔ اُمتار کر احمدیت
یعنی حقیقی اسلام کے مطالعہ کی اور
انگریزی یا عربی نہیں جانتے تو کم از کم
سواحیلی زبان جو کہ مشرقی افریقہ کی عام
زبان ہے کا ہی ترجمۃ القرآن حاصل
کر کے پڑھیں گے اور روحانی بیماریوں
سے نجات پائیں گے جس طرح جسمانی
بیماریوں سے بھی اسی طرح شفایاب
ہوں۔
خاکسار حکیم محمد ابراہیم
ایڈیٹر دی ٹروتھ آف اسلام
احمدیہ مشنری بکس ۴۲۲ کمپالہ یوگنڈا مشرقی
افریقہ حال دارد ربوہ پاکستان

اسلام میں توحید کامل کا نظریہ

(بقیہ صفحہ ۵)

تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے
جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے
ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ
خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو
کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی
سے ان پر تکبر..... خدا سے ڈرتے
رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق
کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف
منقطع ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی
بسر کرو ..... اور اسی کے لئے
ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو
کیونکہ وہ پاک ہے ..... تم ریاکاری
کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے
کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی
انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم
اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے
ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ ..... بدکار
خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔
متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔
ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن
اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا وہ جو
دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں کی طرح گرتے
ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس
کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک
آنکھ اس سے دور ہے اور ہر ایک
ناپاک دل اس سے بے خبر ہے.....
کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک
آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور
نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم
نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے
کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور
تدبیر سے ممانعت نہیں مگر ان پر بھروسہ
کرنے سے ممانعت ہے، آخر وہی ہو گا جو خدا کا

مختلف مقامات میں یومِ مسیح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

لکھنؤ

مورخہ ۲۳ر مارچ ۱۹۶۱ء جلسہ یوم مسیح موعود بعد نماز مغرب بر مکان سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر جناب مولوی منظور احمد صاحب نے کی۔ آپ نے دنیا کے عظیم مذاہب کا سرسری حوالہ دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ظہور کو نہ صرف مسلمانانِ عالم کے لئے شمع ہدایت بتایا کہ غیر مذاہب کے لئے بھی راہِ نجات ثابت کیا۔ دوسری تقریر جناب محمد سعید صاحب طالب علم نے کی۔ تیسری تقریر جناب سیٹھ بشیر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے مذاہب عالم کی ضرورت کو حضرت مسیح موعودؑ کے پاک وجود میں نمایاں کیا اور ثابت کیا کہ دنیا روحانی زندگی محض آپ کے نقش قدم پر چل کر حاصل کی جا سکتی ہے۔ آپ کی آواز تھی ایک زندہ احساس کی رقت سامعین کو متاثر کرنے کے لئے کافی تھی

چوتھی تقریر سید اعجاز حسین صاحب نے اپنے مفکرانہ انداز میں کی۔ ایک خاص طرزِ بیان کے تحت آپ نے قرآن و احادیث کے حوالہ جات سے صداقت مسیح موعود کو ثابت کیا

آخر میں جناب رستم علیخاں صاحب شاہجہانپوری نے حضرت مسیح موعود کی حیاتِ طیبہ پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اُن رویائے صادقہ کی طرف بھی توجہ دلائی جو جماعت کی روز افزوں ترقی سے متعلق ہیں

صاحب صدر نے دعا پر تقریر ختم کی اور اس طرح جلسہ بخیر و خوبی نمایاں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں مقامی جماعت کے بیشتر افراد نے شرکت کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

خاکسار سید احمد میاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ یو۔پی۔

جماعت احمدیہ پنکال (اڑیسہ)

مورخہ ۲۳ر مارچ کو نماز مغرب وعشاء جمع کرنے کے بعد ہمارے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت پنکال کی زیر صدارت شروع ہوئی

مبلغ سلسلہ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی طفولیت سے لے کر دعوائے ماموریت اور جماعت کی ترقی دشمنوں کی ناکامی کے بارہ میں ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک مدلل اور مبسوط تقریر کی۔ جسے دلچسپی سے سنا گیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بعدہٗ صدر جلسہ نے احباب جماعت کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تقریر کی۔ احباب کو جماعتی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ جماعت کے بیشتر مرد و زن اور بچوں نے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

خاکسار شیخ شمس الحق قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنکال اڑیسہ۔

جماعت احمدیہ کوٹپلہ

بعد نماز مغرب مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ علاقہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد شروع ہوئی۔ مکرم منشی شیخ عبدالستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹپلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے کے متعلق تقریر کی۔

بعدہٗ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب صدر جلسہ نے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر ایک جامع تقریر کی اور بعد دعا جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اس موقعہ پر ملازم نے حاضرین جلسہ کی خدمت میں شیرینی اور پان پیش کئے۔

خاکسار

بخش خان احمد

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوٹپلہ (اڑیسہ)

کرڈاپلی (اڑیسہ)

بعض ناگزیر حالات کے ماتحت چونکہ مقررہ تاریخ پر جماعت احمدیہ کرڈاپلی نگر یا کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منایا نہیں جا سکا تھا اس لئے تیسرے دن یعنی ۲۵ر مارچ کو بعد نماز مغرب خاکسار خادم سلسلہ کی صدارت میں یہ مبارک جلسہ ہوا۔ حاضرین میں احباب جماعت کے علاوہ مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ بھی موجود تھے سب سے

پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ اردو اور اڑیسہ نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی مکرم محمد صدیق صاحب قائد مقامی نے اڑیہ زبان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش سے لے کر بعثت تک اور اس کے بعد آپ کا دعویٰ اور مخالفت پیش کر کے دلچسپ پیرایہ میں اپنی تقریر ختم کی اور ساتھ ہی اس قسم کے مبارک جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض بھی بتلائی۔ اس کے بعد جلسہ ہذا میں اُن کے ایک پانچ سالہ لڑکے عزیز محمد نعیم سلمہٗ جو ابھی ابتدائی جماعت میں زیر تعلیم ہے اور جس نے ابھی تک اردو بولنا سیکھا بھی نہیں ہے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وہ دعائیہ نظم جو آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت اُم متین مریم صدیقہ کے بچپن کے زمانہ کی لکھی تھی زبانی پڑھ کر سنائی۔ جس سے حاضرین جلسہ نہایت محظوظ ہوئے۔ بعد ازاں عزیزہ مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی آپ نے قرآن کریم اور حدیث کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت قریباً نصف گھنٹہ تک بیان کی۔ بالآخر خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں آج سے ۵۳ سال پہلے کا چشمدید واقعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کی خبر سن کر جماعت احمدیہ سونگڑہ کے گیارہ صحابہ کرامؓ میں کہرام مچ گیا تھا تفصیل سے بیان کیا۔ پھر حضرت اقدس علیہ السلام سے اُن صحابہ کرام کو جو محبت اور اخلاص تھا اُن کے نقش قدم پر چلنے کی تحریک کی گئی۔ اور یہ مبارک جلسہ قریباً ۹ بجے شب دعا پر برخواست ہوا۔

خاکسار

سید حسام الدین احمد عفی عنہ

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بیماری بدستور قائم ہے قادیان سے بہت سے بزرگان سلسلہ نے نہایت ہمدردی اور اخلاص سے بیمار پرسی کے خطوط تحریر کئے جن کا سلسلہ اب تک جاری ہے یہ سب حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل سے ہے جس طرح بزرگانِ سلسلہ میرے لئے دعا کرتے ہیں میں بھی ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ اس موقعہ پر میں تمام بزرگان سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے یہ دعا بھی فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور کبھی ناراض نہ ہو اور مجھے اس طرح صحت حاصل ہو کہ میں تندرست ہو کر سلسلہ کی خدمت کر سکوں جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہو۔ امید ہے کہ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں گے۔

راجہ غلام محمد خان احمدی صدر جماعت احمدیہ چک ایبرج (کشمیر)

۲۔ خاکسار کو بالعموم وجع المفاصل کی شکایت رہتی ہے۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو جلد دور فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عبدالجلیل خریدار ۳۴۵؁۔

دعائے مغفرت

افسوس قریشی سید احمد صاحب درویش قادیان کی اہلیہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو بمقام کرپل (یوپی) وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ ٹی بی بیمار چلی آ رہی تھیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دعا فرمائیں۔

تلاش عزیز

"میرا لڑکا عزیز شفیق احمد عرف اشتیاق احمد ۲۰ر رمضان المبارک کو گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ بہت تلاش کرنے پر بھی ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا اُس کی والدہ بہت زیادہ پریشان ہے۔ ہم نصیر الدین احمدی از غازی پور۔"

احباب جماعت لڑکے کے بخیریت گھر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز جس کسی دوست کو اس کا علم ہو یا پتہ چلے وہ مہربانی فرما کر دفتر ہذا کو یا لڑکے کے والد مکرم نصیر الدین صاحب احمدی کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں جزاکم اللہ۔

مکرم نصیر الدین صاحب احمدی بمقام غازی پور۔ ضلع مونگھیر۔ بہار

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

چندہ وقف جدید سال چہارم

نقد ادائیگی کی پہلی قسط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقفِ جدید سال چہارم کے آغاز پر مندرجہ ذیل احباب نے نئے سال کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پیشتر اس کے کہ ایسے احباب کی فہرست پیش کی جائے جنہوں نے اپنے وعدہ سال چہارم کی نقد ادائیگی کر دی ہے میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ

۱۔ وقف جدید کے قیام کی غرض یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم لوگوں تک پہنچائی جائے اور ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے جو لوگوں میں ہمارے متعلق پائی جاتی ہیں۔

۲۔ اس تحریک کی اہمیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتاریگا۔"

۳۔ ہر احمدی خود محسوس کر سکتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا الفاظ الٰہی ارشاد کے ماتحت کہے گئے ہیں۔ اور وقف جدید کے ہر پہلو کو کامیابی تک پہنچانا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک کیا اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک ہماری یاد کام کرتی ہے حضور نے اپنی کسی تحریک کے متعلق اتنے زوردار الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔

وقف جدید کا سالانہ چندہ کم از کم چھ روپیہ ہے جو یکمشت یا قسطوار ادا کیا جا سکتا ہے جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہوں ان کو زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ ابھی تک ہندوستان کی بہت سی جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدہ جات نہیں آئے۔ اس لئے احباب سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں اور ان کو جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ وقف جدید سو فی صدی ادا کرنیوالے احباب کی پہلی قسط

نام	رقم
مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل قادیان	۷/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	۶/۲۵
مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب "	۱۲/۲۰
مکرمہ بیگم صاحبہ " "	۶/۵۰
مکرم حضرت حاجی محمد الدین صاحب "	۶/-
" مولوی مبارک علی صاحب "	۶/۱۹
" مستری محمد الدین صاحب "	۶/-
" ڈاکٹر غلام ربانی صاحب "	۶/-
" عبد المغفور صاحب مع اہلیہ صاحبہ "	۶/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مستری دین محمد صاحب "	۶/-
" اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الحمید صاحب عاجز "	۶/۵۰
" اہلیہ صاحبہ مولوی سراج الحق صاحب "	۶/-
" اہلیہ صاحبہ فضل الرحمٰن صاحب "	۶/۱۹
مکرم بابا نور احمد صاحب "	۶/-
" بابا محمد الدین صاحب "	۶/-
" مولوی عبد الحق صاحب فضل "	۸/-
" مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مع ہر دو اہلیہ صاحبہ	۱۲/-
مکرم حکیم محمد الدین صاحب	۶/-
" مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی	۶/-
" بابا الہ بخش صاحب	۶/-
مکرمہ استانی رحیمہ خانم صاحبہ	۶/۲۵
مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر	۷/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب ناصر قادیان	۷/-
مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۶۰۰/-
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ	۵۵/-
مکرم پروفیسر سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۱۲/-
" سید منظور احمد صاحب ہوگیسٹل	۶/۵۰
" حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد	۳۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	۴۱/۰
مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین " مع اہلیہ و بچگان	۱۵/-
" محمد ابراہیم خلیل صاحب "	۹/-
" احمد حسین صاحب حیدر آباد	۸/-
" ہدایت علی صاحب "	۶/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ " "	۶/-
مکرم سید محمود احمد صاحب چلنہ کنٹہ	۲/۰
" یوسف حسین صاحب "	۱۲/-
" سیٹھ بشیر الدین صاحب "	۱۰/-
" محی الدین صاحب گوزری "	۷/۵۰
" حضرت صاحب منڈا سکھرابل	۲/۲۵
" صوفی امیر علی صاحب موگرال	۳۲/-
" مستری غلام رسول صاحب مجیہ	۶/-
" ٹھیکیدار پیار الدین صاحب	۶/-
مکرم بابو عبد الرزاق صاحب کوئنڈہ	۶/-
" شمیم احمد صاحب "	۶/-
مکرم سید محمد یونس صاحب سرو	۷/۰
" محمد نسیم صاحب باسدیو پور	۶/۰
" عبد الحفیظ صاحب گکبرگہ یادگیر	۶/-
" سید شفیق احمد صاحب رانچی	۶/۰
" عبد الباری صاحب مبلغ	۶/-
" بشیر احمد صاحب بھدرواہ	۶/۵۰
" صاحبان بی بی صاحبہ کیرنگ	۶/-
" محمد عثمان صاحب سورب	۶/۲۵
" عبد الرحمٰن صاحب "	۶/۲۵
" خواجہ غلام محمد صاحب ولد عبد الرحمٰن صاحب آسنور، مکرم عبد الرحیم صاحب ولد عبد الحی صاحب	۲۰/۵۰
" سید مدار احمد صاحب شموگہ	۶/-
" ایم کریم خاں صاحب "	۶/-
" علی محی الدین صاحب مدراس	۶/-
مکرمہ زہرت بیگم صاحبہ "	۶/۰
" ڈاکٹر اصغر حسین صاحب "	۶/-
" عابد محمد صاحب "	۶/-
" ڈاکٹر محمد عبد اللطیف صاحب بیجاپور	۶/۰
" ڈاکٹر محمد سعید صاحب "	۶/۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ "	۶/۰

(انچارج دفتر وقف جدید قادیان)

تبصرہ

مثنوی ذوقی موسومہ "شاہنامہ احمدیت"

یہ ۳۸۶ صفحات کی کتاب جناب سید حسین صاحب ذوقی سابق مدیر عالم جدید حیدر آباد دکن کی منظوم کلام ہے جو کہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں فروغ اسلام یعنی اسلام کے نشأۃ اولیٰ کا ذکر ہے بعد حمد خدا و نعت سرور انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے زمانہ جاہلیت میں بحر و بر کے بگڑتے ہوئے حالات کو بیان کیا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور پھر آنحضور کے معجزات و کمالات اور آپکی لائی ہوئی کتاب قرآن پاک کے علوِ شان پر جولاں ہوا ہے۔ دوسرے حصہ نظم میں ذوقی صاحب کے روانیٔ قلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی کا ذکر کیا جو کہ بروزی رنگ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کی ذات ستودہ صفات سے پوری ہوئی ہے اپنا زورِ قلم دکھایا ہے اس سلسلہ بیان میں ذوقی صاحب نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور اسلام کی پائمالی کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احیائے اسلام کے متعلق آپ کے تازہ نشانات و معجزات اور علمبرداران اسلام کے کارناموں کا ذکر بہت خوبی کے ساتھ کیا ہے۔

چونکہ نظم کی زبان میں باتیں یاد رہتی ہیں اور زبان زد عام ہو جاتی ہیں اس لحاظ سے یہ مجموعہ کلام ایسا ہے کہ ہر احمدی گھر میں اس کتاب کے ہونے سے بچوں اور نوجوانوں کو بھی دلچسپی کے ساتھ ایمان کی تازگی حاصل ہوگی۔ یہ مثنوی ۲۹۳ صفحات میں اور ۳۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو صوری اور معنوی ہر لحاظ سے قابل قدر تحفہ ہے۔

ذوقی صاحب کی محنت قابل داد ہے آپ نے دورِ اسلام اور دورِ احمدیت کے بہت تاریخی واقعات لکھے ہیں کتاب قابل دید ہے۔ زبان سلیس اور عام فہم اختیار کی ہے آپ کے خرمن سخن کے یہ صرف چند دانے ہیں۔ احمدی خواتین کے لئے بھی پڑھنے کی چیز ہے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

یہ قابل قدر ضخیم کتاب مبلغ پانچ روپیہ میں حسب ذیل پتہ پر مل سکتی ہے مصنف کا یہ بھی اعلان ہے کہ ادارے اور کتب خانوں کے لئے خواہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی صرف محصول ڈاک مبلغ ایک روپیہ کے ٹکٹ روانہ کرنے پر مفت ارسال کریں گے۔

ملنے کا پتہ:- آستانہ ذوقی محلہ شکر گنج حیدر آباد (دکن)

(ع۔ خ۔ ر)

تقریب رخصتانہ

قادیان ۲ اپریل۔ کل بعد نماز عصر عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم حکیم عبد الرحیم صاحب ملکانہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی عزیزہ کا نکاح گذشتہ سال ماہ مئی میں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کے برادر نسبتی مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ساکن جہانیاں منڈی ضلع ملتان (پاکستان) کے ساتھ ہو چکا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر بہت سے مقامی دوست دعا کے لئے حضرت قاضی محمد اکمل صاحب والے مکان میں تشریف لائے۔ سب سے پہلے مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک رقت انگیز نظم خوش الحانی سے سنائی بعدہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے ایک لمبی اجتماعی دعا فرمائی آج گیارہ بجے عزیزہ موصوفہ اپنے سسرال کیلئے رخصت ہو گئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر طرح سے موجب برکت اور مثمر

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(قرآن کریم)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ "ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے وہ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں"۔ اور خدا کے فضل سے جماعت کے اکثر افراد اس جہت سے خدا تعالیٰ کے حکم کو بجالانے والے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک تعداد افراد جماعت کی ہوئے تو کم ضرور ہے جو مالی لحاظ سے ان ذمہ داریوں سے جو ان پر بحیثیت ایک احمدی کے عائد ہوتی ہیں کماحقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو رہے حالانکہ احمدی ہوتے وقت انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کا وعدہ کیا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہر احمدی کو یقین ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ اور اس کے مشن کی کامیابی دترقی یقینی ہے۔ زیر یہ معمولی خدمت کر کے یعنی خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خدا کا حصہ دے کر اس کے مقرب بنتے ہیں کوئی چیز روک نہیں ہونی چاہیئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہوا ہے کہ:-

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

موجودہ مالی سال کو ختم ہونے میں اب بہت تھوڑے دن باقی ہیں۔ لیکن کئی جماعتوں کی طرف سے ادائیگی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی۔ ایسی تمام جماعتوں کے عہدیداران اور مبلغین کرام کی خدمت میں بجٹ وصول اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے خاص توجہ کی تحریک کی جا چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانیوں کی اہمیت کے متعلق فرمایا کہ

"دنیا میں آج تک کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیاوی حیثیت سے ہے یا دینی جو بغیر مال چل سکا۔ دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔ پس دین تو زمین اور جس کے وہ شخص ہے جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے دوسری چیز مثلاً چندہ پیش نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مال کا تو کیا ذکر۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ایک سے زیادہ بار اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مگر چندہ کے موقعہ پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔"

حضور کے ارشاد سے عیاں ہے کہ جب ایک طرف ذاتی و خاندانی ضروریات درپیش ہوں اور دوسری طرف دین کی ضروریات ایثار و قربانی کی متقاضی ہوں تو ہمارا وعدہ بیعت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ ہم بشاشت ایمانی کے ساتھ قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

جملہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ موجودہ بجٹ کے بقایہ چندہ وصولی کو نیز تر کر دیں اور زیادہ سے زیادہ وصولی چندہ جات کر کے مرکز میں تفصیل کے ساتھ اسی ماہ کے اندر بھجوا دیں تاکہ آمدہ چندوں کی رقوم ان کی جماعت کے حساب میں موجودہ مالی سال میں شمار ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام دوستوں کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

اخبار بدر کی ترسیل!

دفتر ہذا میں اس بات کی بعض شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بدر کا پرچہ باقاعدگی سے نہیں مل رہا۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ قادیان سے جمعرات کے روز اخبار بدر جملہ خریداران کے نام پوسٹ کر دیا جاتا ہے اس کے مطابق ہر خریدار کو اپنے یہاں پرچہ کی انتظار کرنا چاہیئے اور اگر وقت مقررہ پر یا ایک دو روز تک نہ ملے تو اپنے یہاں کے ڈاکخانہ سے دریافت کریں۔ کیونکہ قادیان سے تو بہر حال سبھی خریداروں کے نام پرچہ بھجوایا جاتا ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

ضروری اعلان

انسپکٹران بیت المال کی طرف سے متعدد ایسی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں کہ بعض جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال چندہ جات کا حساب باقاعدہ مرکزی طبع شدہ روزنامچہ و کھاتہ جات میں نہیں رکھتے۔ بلکہ یا تو وہ صرف رسید بک کو ہی کافی سمجھتے ہیں یا پھر اپنے خیال کے مطابق حساب کی کاپی تیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف انسپکٹران کو پڑتال کرنے میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ قواعد کے مطابق چندوں کا حساب نہ رکھنے کی وجہ سے اکثر اوقات حساب میں انجمن اور رقوم کے تخفیف میں گڑبڑ ہوتی ہے۔

مرکز کی طرف سے طبع شدہ فارم روزنامچہ و کھاتہ جات مقامی حسابات کو بسہولت مکمل رکھنے کے لئے مقرر ہیں۔ ان پر عمل درآمد کرنے سے خود جماعتوں کا فائدہ مقصود ہے۔ لہٰذا ایسے تمام سیکرٹریانِ مال جو چندوں کے حسابات کے لئے مرکزی روزنامچہ اور کھاتہ جات کو استعمال نہ کر رہے ہوں کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر نظارت ہذا سے فارم منگوا کر آئندہ قواعد کے مطابق باقاعدہ حسابات رکھیں تاکہ عدم باقاعدگی حسابات کے باعث سلسلہ کے اموال کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور نہ ہی حسابات میں پیچیدگی پیدا ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

منظوری لوکل عہدیداران جماعت احمدیہ کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کے لوکل عہدیداران کی بتفصیل ذیل منظوری دی جاتی ہے:-

(قبل ازیں بدر ۲۳ فروری ۶۱ میں یہ اعلان شائع ہوا مگر افسوس سہو کتابت کے باعث اعلان درست شائع نہیں ہوا)

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

۱۔ جنرل سیکرٹری ۔ مکرم شفیع احمد صاحب مالاباری
۲۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ ۔ مکرم سید کریم بخش صاحب
۳۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ الحاج منشی شمس الدین صاحب
۴۔ سیکرٹری امور عامہ ۔ مکرم میاں محمد عمر صاحب سہگل
۵۔ سیکرٹری تحریک جدید ۔ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل
۶۔ سیکرٹری جائداد ۔ مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی
۷۔ سیکرٹری وصایا ۔ مکرم میاں محمد یوسف صاحب بانی
۸۔ سیکرٹری مال ۔ مکرم سید نور عالم صاحب ایم۔ اے۔
۹۔ سیکرٹری ضیافت ۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب
۱۰۔ سیکرٹری وقف جدید ۔ مکرم محمد عارف خان صاحب
۱۱۔ آڈیٹر ۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب وہرہ

کتاب "چونویں پھل" پر ایک سکھ دوست کا تبصرہ

ہماری کتاب "چونویں پھل" پنجابی کے متعلق اس سے قبل مؤقر اخبارات اور معزز غیر مسلم احباب اپنی آراء دے چکے ہیں۔ جو اخبار میں اس سے پہلے شائع ہو چکی ہیں ذیل میں ایک معزز دوست سردار رگھبیر سنگھ صاحب مینجر سورج بس سروس بٹالہ کا قابل قدر تبصرہ احباب کے استفادہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ قادیان

تسلیم۔ آپ کی کتاب "چونویں پھل" پڑھ کر دل کو از حد مسرت ہوئی۔ واقعی یہ کتاب باہمی اتحاد پیدا کرنے میں ایک انمول تحفہ ہے۔ دنیا میں آج تک جس قدر باہمی اتحاد کے بارے میں اور فرقہ پرستی اور مذہب کے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے کتابیں شائع ہوئی ہیں ان سے ہزار درجہ بہترین پیرایہ میں یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کا انداز نرالا اور اچھوتا ہے اور اس کے پڑھنے سے دل مذہب کے جھگڑوں سے اور فرقہ پرستی سے کنارہ کر لیتا ہے۔ ایک مرتبہ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو بے اختیار اُسے کہنا پڑے گا کہ اس سے بہتر حقیقت کی راہیں دکھانے والی اس مضمون کی اور کوئی کتاب نہیں۔ جس کا ہر لفظ نئے ہی انداز میں لکھا گیا ہے۔

رگھبیر سنگھ سورج بس بٹالہ ضلع گورداسپور

۶۱-۳-۲

خبریں

نئی دہلی ۳ راپریل۔ منصوبہ بندی کمیشن کے رکن شریمن نارائن نے قومی اتحاد کو ترقی دینے کے لئے پانچ نکاتی فارمولا تجویز کیا ہے کہ (۱) ہر نوجوان ملک کی قومی زبان کے استعمال میں استعداد حاصل کرے۔ طلباء اپنی مادری زبان کے علاوہ ایک اور علاقائی زبان خصوصاً جنوبی ہند کی کوئی زبان سیکھیں (۳) نوجوانان کی انجمنیں ملک کے مختلف حصوں کے مابین ثقافتی تعلقات کو تقویت دینے کے لئے بین الصوبائی دوروں کا اہتمام کریں (۴) طلباء فرقہ دارانہ مذہبی نام رکھنے والے سکولوں کا بائیکاٹ کریں (۵) مذہبی رواداری کو بڑھانے کی غرض سے مختلف مذاہب کے تقابلی مطالعہ کی حوصلہ افزائی کے لئے سٹڈی سرکل منظم کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اور زبان و دیگر اہم امور ہیں۔ جو ہماری عوامی زندگی میں انتشاری رجحانات کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ہم سب بھارت ماتا کے مفاد اور یکجہتی کو سامنے رکھیں ملک میں مختلف مذاہب کی موجودگی سے کبھی ایک دوسرے مذاہب کے لئے دوں میں برائی نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ سب دھرموں کے بزرگ احترام کے اصول کو سامنے رکھیں جس کی وکالت گاندھی جی عمر بھر کرتے رہے

نئی دہلی ۲ راپریل۔ آج لوک سبھا میں امور خارجہ کی مانگوں پر بحث کے دوران آچاریہ کرپلانی نے کانگو کو بھارتی فوجیں بھیجنے پر کڑی نکتہ چینی کی۔ فوجیں بھیجنے کے فیصلہ کو غلط اور جلدبازانہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگو میں خانہ جنگی کے سے حالات ہیں۔ اس لئے بھارتی فوجیں وہاں نہ اپنے لئے اور نہ ہی اپنے دیش کے لئے نیک نامی حاصل کر سکیں گی۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں مشورہ کئے بغیر فوجیں بھیجنے کے متعلق حکومت کے انگریزی بیٹڈ فیصلہ کے جواز کو بھی چیلنج کیا۔ بھارت چین سرحدی جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۲ ہزار مربع میل بھارتی علاقہ پر چین کا قبضہ ہے جس کی اتہاس میں مثال نہیں ملتی میں نہیں سمجھتا کہ جمہوری دیش میں ایسی حکومت کو قائم رہنے کی اجازت دی جائے گی۔

جالندھر ۳ راپریل۔ بکعبہ منتری سشری کیروں نے ذاں ستھر بلاک کے قصبہ راہوں میں منعقدہ ایک برہمن دیہاتی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس اپنی چناؤ مہم چناؤ سے صرف تین ماہ پیشتر شروع کرے گی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کانگرس نے ابھی سے چناؤ مہم شروع کر دی ہے۔ وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ بکعبہ منتری نے کہا کہ ہندوستان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہندوستان میں رہتے ہوئے پاکستان اور چین کی حمایت کا دم بھرتے ہیں۔ یہ لوگ جے چند کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

جالندھر ۳ راپریل۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد ۱۲ راپریل کو جالندھر آ رہے ہیں وہ اس دن شام کو ۵ بجے ریلیف پارک جالندھر میں تقریر کریں گے۔ راشٹرپتی سپیشل گاڑی کے ذریعہ ۱۲ راپریل کو آٹھ بجے صبح جالندھر چھاؤنی اتریں گے اور وہاں سے کار میں بیٹھ کر کینال ریسٹ ہاؤس جالندھر آئیں گے ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر گلاب دیوی ٹی بی ہسپتال جائیں گے اور وہاں شیر پنجاب لالہ لاجپت رائے کے مجسمہ کی نقاب کشائی کریں گے۔

نئی دہلی ۳ راپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان نے روس سے حال ہی میں جو مال بردار ہوائی جہاز خریدے تھے۔ انہوں نے لداخ میں لیہہ کی طرف اڑانیں شروع کر دی ہیں چنانچہ ایک ہوائی جہاز پہلی مرتبہ یکم اپریل کو لیہہ کے ہوائی اڈہ میں اترا۔ ہندوستانی ہوا بازوں نے روسی ہوابازوں کی مدد سے کوہ ہمالیہ کی برف آلود پہاڑیوں پر سے لداخ کی طرف اپنی اڑانیں جاری رکھیں۔ یہ مال بردار ہوائی جہاز جو چار انجنوں والے ہیں۔ ہندوستان اور چین کے سرحدی علاقہ میں ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے حاصل کئے گئے ہیں۔ اور وہ سرحدی سڑکوں کے ڈیولپمنٹ بورڈ کی تحویل میں دیا جائے گا۔

انڈین ایئر فورس کے موجودہ مال بردار ہوائی جہاز جس قدر بوجھ اٹھا سکتے ہیں ان سے کہیں زیادہ بوجھ نئے مال بردار ہوائی جہاز اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ہوائی جہاز ہر موسم میں پرواز کر سکتے ہیں وہ ۲۸ ہزار فٹ سے ۳۰ ہزار فٹ کی بلندی تک اور ۴۰۰ سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار سے پرواز کر سکتے ہیں۔ وہ غیر ہموار ہوائی اڈوں پر اتر سکتے ہیں اور وہاں سے پرواز کر سکتے ہیں۔ انہیں اڑان کرنے کے لئے زیادہ فاصلہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح چھوٹے ہوائی رستہ پر اڑ سکتے ہیں۔

دہلی ۴ راپریل۔ عرب جمہوریہ کا خبرنامہ منظر ہے کہ امریکہ کے صدر جان کینیڈی نے اپنی آخری پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ صدر آمدی اور برآمدی بنک نے اسرائیل کے لئے ۲۵ ملین ڈالر کا قرضہ منظور کیا ہے۔ اس خبر پر تنقید و تبصرہ کرتے ہوئے مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے سیاسی مقالہ نویس نے کہا ہے کہ ہمیں اس خبر سے چنداں حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ بات سب پر عیاں تھی کہ گذشتہ کئی ہفتوں سے زایونسٹ امریکہ پر سخت دباؤ ڈال رہے تھے۔ اور بالآخر امریکہ کو اسرائیل کے لئے قرضہ منظور کرنا پڑا۔ اب اس اقدام نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ امریکہ کی یہ کارروائی عرب قوم کے خلاف اشتعال انگیزی ہے۔ اور اس سے یہ بات بھی ہو جاتی ہے کہ کینیڈی نے انتخابی مہم کے دوران میں جو وعدے زایونسٹ لیڈروں سے کئے تھے اس نے اب ان وعدوں کو پورا کرنا شروع کر دیا ہے۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے سیاسی مبصر نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے عرب ممالک میں امپیریلسٹ طاقتوں کی بستی اسرائیل کے لئے یہ امداد امریکہ کی اس پالیسی کی ہی کرشمہ سازی ہے جس پالیسی پر امریکہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد چل رہا ہے۔

ہندوستانی ادویات پر تحقیقات

دہلی ۴ راپریل۔ ہندوستانی ادویات پر تحقیقات سے ایک عالمگیر دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ترقی یافتہ ممالک کے نامور ڈاکٹر اس سلسلہ میں آیورویدک ریسرچ کونسل کے دہلی دفتر سے نامہ پیام کر رہے ہیں۔ آیورویدک کتب کے انگریزی تراجم طلب کئے جا رہے ہیں۔ ذیل کی کچھ دوائیں خصوصیت سے توجہ کا مرکز بن رہی ہیں۔

سونے کا جوہر | سونے کا جوہر اڑا نا دیا کیمسٹری کے لئے ایک اچنبہ ہے۔ لیکن ہندوستان میں جوہر یہ مرکبات صدیوں سے کامیابی کے ساتھ استعمال میں لائے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر یہ جاننے کے لئے سرگرداں ہیں کہ ان مرکبات کے پیچھے کونسی ایسی قوتیں کام کر رہی ہیں جو اتنی تیزی سے انسانی جسم کو از سر نو جوان بنانا شروع کر دیتی ہیں۔ پولینڈ کی اکیڈیمی آف میڈیسن کے ڈاکٹر سیکو واسکا۔ نلیا تمنر کی فیکلٹی آف میڈیسن و سرجری کے ڈین ڈاکٹر درجیلو رد ماس اور دیگر بڑے بڑے ڈاکٹروں نے دہلی کی آیورویدک کونسل کو ان مرکبات اور ان کے بنانے کی ترکیب کے لئے لکھا ہے

تبدیلی جنس | ڈاکٹر ہندوستان کے پنسرن کرم، دکشنا یاری وغیرہ بوٹیوں کے دوران حمل میں استعمال سے اولاد نرینہ پیدا کرنا، سے بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ آج سے صرف چند سال پہلے وہ یہ مانتے تھے کہ پیدا ہونے والے بچہ کی جنسیت کا فیصلہ استقرار حمل کے وقت ہی طے پا جاتا ہے۔ لیکن بالغان میں جنسی تبدیلی سے یہ تصور ایکس وائی (مفروضہ) بن کر رہ گئی جب کہ کسی نے اس کا نام رکھا تھا۔

تشخیص بذریعہ نبض | اس دعوے کے ثبوت میں کہ صرف نبض دیکھ کر مرض اور اس کے اسباب بیان کئے جا سکتے ہیں۔ آیورویدک ریسرچ کونسل کے پروہان کوی راج کھیتل اور ان کے ساتھیوں نے ڈاکٹروں اور عوام کے سامنے اس علم کو عملی صورت میں پیش کیا جس سے پارلیمنٹ کے ممبروں نے اسکی بڑی تعریف کی ہمارے راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھی ہندوستان کے اس علم کا بڑے اچھے الفاظ میں ذکر کیا تاہم غیر ملکیوں کیلئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ ہندوستانی نبض شناسی اتنی ترقی یافتہ ہے۔ [illegible] نبض دیکھ کر مرض اور اس کے اسباب بتا دیئے جاتے ہیں اور وہ مریض کے وجود میں پائے جاتے ہیں تو نہ صرف تشخیص میں کوئی شک نہیں رہتا بلکہ صحیح تشخیص مرض کے بعد علاج ایک آسان مرحلہ بن جاتا ہے۔

میک گمانہ جڑی | اول پیترو انجڑی کے امراض چشم میں حیرت انگیز اثرات نے ہی خود دار اصحاب کی توجہ اپنی جانب مرکوز کی۔ اس بوٹی نے اس عالمگیر وہم کو ختم کر دیا کہ عینک ایک دفعہ لگ جائے تو کبھی نہیں اترتی